

# حجۃ الوداع

<"xml encoding="UTF-8?>



## حجۃ الوداع

حجۃ الوداع پیغمبر اکرمؐ کے آخری حج کو کہا جاتا ہے جس میں آپؐ نے مختلف اسلامی مناطق سے آئے ہوئے مسلمانوں سے وداع فرمایا تھا۔ رسول اکرمؐ نے مدینہ بجرت کے بعد عمرہ کی نیت سے تین اور حج کی نیت سے صرف ایک دفعہ یعنی رحلت سے کچھ عرصہ پہلے مکہ کا سفر فرمایا۔

شیعوں کے مطابق پیغمبر اکرمؐ نے اس سفر سے واپسی پر خدا کے حکم سے غدیر خم کے مقام پر حضرت علیؑ کی امامت اور ولایت کا اعلان فرمایا اور وہاں موجود تمام مسلمانوں سے حضرت علیؑ کی بیعت کرنے کا حکم دیا اس بنا پر یہ حج شیعہ تاریخ میں ایک اہم واقعہ شمار ہوتا ہے۔

اس حج کا دوسرا نام حجۃ البَلَاغ ہے کیونکہ اس سفر سے واپسی کے وقت رسول خداؐ پر آیت تبلیغ نازل ہوئی۔ اسی طرح اسے حجۃ الاسلام بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ واحد حج ہے جسے پیغمبر اکرمؐ نے اسلامی معاشرے کی قیام کے بعد اسلامی احکام کے تحت ادا فرمایا تھا۔

## آیت تبلیغ

یَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلَغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

ترجمہ: اے پیغمبر! جو اللہ کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے، اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو اس کا کچھ پیغام پہنچایا ہی نہیں اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت کرے گا، بلاشبہ اللہ کافروں کو منزل تک نہیں پہنچایا کرتا۔ (سورہ مائدہ آیت 67)

اکمال دین اور اتمام نعمت

الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشُوْهُمْ وَأَخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينِكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ

ترجمہ: آج کافر لوگ تمہارے دین کی طرف سے ناامید گئے ہیں تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین کے پسند کر لیا۔ (سورہ مائدہ آیت 3)

سفر کا آغاز

اعلان حج

وَأَذْنُ فِي النَّاسِ بِالْحَجَّ يَأْتُوكِ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجَّ عَمِيقٍ

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو تو وہ آئیں گے تمہاری آواز پر پیادہ پا اور بر لاغر سواری پر کہ آئیں گی (وہ سواریاں) ہر دور دراز راستے سے۔ (سورہ حج آیت 27)

محاویہ بن عمار کی ایک مفصل حدیث میں آیا ہے کہ امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا:[1]

رسول خدا ہجرت کے بعد 10 سال مدینہ میں مقیم رہے اور حج کے لئے نہیں گئے لیکن جب اعلان حج کی آیت: وَأَذْنُ فِي النَّاسِ بِالْحَجَّ

(ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو) [؟-؟][2] نازل ہوئی تو آپ نے اعلان کیا کہ امسال حج کے لئے مکہ جائیں گے۔

مدینہ کے باشندے اور بادیہ نشین سب مدینہ میں جمع ہوئے تاکہ رسول اللہ کے ساتھ حج ادا کریں۔ سنہ 10 ہجری کے ماہ ذوالقعدۃ الحرام کے چار دن باقی تھے جب آپ مکہ روانہ ہوئے۔ [3]

اہل سنت کی کتب میں ہے کہ آپ نے ذوالحیفہ کی میقات میں ایک رات گذاری اور مکہ کی طرف روانہ ہوئے [4]. [5]. [6] تاہم امام صادق(ع) کے مطابق آپ میقات پہنچے تو اسی دن محرم ہوئے اور میقات میں ٹھرے بغیر مکہ روانہ ہوئے۔ [7]

حج کے اعلان عام کے بعد مہاجرین اور انصار اور حتیٰ کہ مکہ کے اطراف اور یمن کے عوام مکہ روانہ ہوئے تاکہ اعمال حج کو براہ راست رسول اللہ سے سیکھ لیں اور آپ کے پہلے باضابطہ حج میں آپ کے ساتھ رہیں۔ اور پھر آپ نے یہ اشارے بھی دیئے تھے کہ یہ آپ کا آخری حج ہے چنانچہ مسلمان دوسرے اشتباہ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ ایک لاکھ بیس ہزار افراد (اور بعض روایات کے مطابق اس سے بھی زیادہ) مسلمانوں نے مراسمات حج میں شرکت کی؛ ستر ہزار افراد مدینہ سے حج میں شرکت کرنے کے لئے مکہ روانہ ہوئے تھے اور لبیک کہنے والی مدینہ سے مکہ تک متصل ہو چکے تھے۔ رسول اللہ مدینہ سے روانہ ہونے والی حجاج کے ہمراہ 10 دن کے بعد مکہ پہنچے۔

امیرالمؤمنین(ع) جو دعوت اسلام اور خمس و زکوٰۃ اور جزیہ وصول کرنے کے لئے نجران اور یمن گئے تھے یمن کے بارہ ہزار مسلمانوں کے لئے حج بجا لانے کے لئے مکہ پہنچے۔

امام علی(ع)، جو ایک جماعت کے ساتھ یمن سے آئے تھے۔ مکہ میں رسول اللہ سے آملے۔ [8]. [9]

## مناسک حج کی تعلیم

میقات میں آپ نے لوگوں کو آداب احرام سکھائے۔ آپ نے ابتداء میں غسل کیا اور حج قران کے لئے احرام باندھا۔[10]-[11] آپ کا احرام یمن کے بنے ہوئے سوتی کپڑے کے دو ان سلے ٹکڑوں پر مشتمل تھا جس میں وصال کے بعد آپ کو کفن دیا گیا،[12] اس کے بعد آپ نے نماز ظہر مسجد شجرہ میں ادا کی[13] اور اس کے بعد اس اونٹ کی کوہان پر ایک نشان لگایا جو آپ قربانی کے لئے اپنے ساتھ مکہ لے جاریہ تھے۔[14]-[15]

بعد میں ان مقامات پر مسلمانوں نے کئی مساجد تعمیر کیں جہاں رسول اللہ نے نماز ادا کی تھی یا آرام کے لئے ٹھہرے تھے۔[16]-[17]

رسول اللہ نے مکہ کے قریب "ذی طوی"، کے مقام پر ایک رات آرام کیا[18] اور چار ذوالحجۃ الحرام کی شام کو مکہ پہنچے۔[19]

## اعمال حج

### طواف اور نماز

#### طواف

ثُمَّ لَيَقْصُدُوا ثَقَبَهُمْ وَلْيُوْفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

ترجمہ: پھر وہ اپنے جسم کی کثافت دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ (سورہ حج، آیت 29)

اگلے روز رسول اکرم باب بنی شیبہ سے مسجد الحرام میں داخل ہوئے[20]-[21] اور کعبہ کی طرف چلے گئے اور حجر الأسود پر پہنچا (اور اصطلاحاً استلام حجر کا عمل انجام دیا) اور اس کے بعد کعبہ کا طواف کیا۔[22] پ یغمبر اکرم نے اونٹ پر سوار بوکر طواف کیا۔[23] اور طواف کے آخر میں حجر الأسود پر پہنچا[24] اور اس کا بوسہ لیا اور طویل مدت تک گریہ کیا،[25] اس کے بعد مقام ابراہیم کی پشت پر دو رکعت نماز طواف ادا کی۔[26]-[27]

### سعی

#### صفا اور مروہ

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلَيْهِ

ترجمہ: بلاشبہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ بجا لائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ وہ ان دونوں کا چکر لگا لے اور جو شوق و رغبت کے ساتھ کچھ نیکی کرے تو اللہ قدر دان ہے، جانے والا۔ (سورہ بقرہ آیت 158)

نماز کے بعد آپ نے زمزم کے کنوئیں سے پانی پیا اور کوہ صفا کی طرف گئے[28]-[29] اور فرمایا کہ چونکہ خداوند متعال نے پہلے صفا کا ذکر کیا ہے[30] ہم صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا آغاز صفا سے کرتے ہیں۔[31]-[32] کوہ صفا پر مستقر ہوئے تو کعبہ کے رکن یمانی کی طرف رخ کیا اور کافی دیر تک ذکر و ثنائے پروردگار میں مصروف رہے،[33] اور اس کے بعد صفا سے مروہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ راستہ رمل کرکے اور ہدلکی چال) چلے[34] مروہ

پہنچے تو رکے اور دعا پڑھی۔[35] ظاہراً آپ نے یہ راستہ سوار ہوکر طے کیا ہے۔[36]-[37]

مٹی و عرفات کی طرف روانگی

آٹھ ذوالحجہ کو غروب آفتاب کے وقت رسول اکرم مسلمانوں کے ساتھ مٹی کی طرف روانہ ہوئے اور رات وہیں بسر کی اور نو ذوالحجہ کی صبح عرفات کی طرف روانہ ہوئے۔ قافلہ عرفات کے قریب نِمرہ (وادی عُرنہ) کے مقام پر پہنچا، اور وہیں رکا اور مسلمانوں نے خیمے نصب کئے اور رسول خدا نے اپنا تاریخی خطبہ یہیں دیا؛ رسول خدا کا قافلہ اس کے بعد عرفات پہنچا اور وہیں توقف کیا اور غروب آفتاب تک ذکر الہی اور دعا میں مصروف رہا۔[38]-[39]-[40]-[41]-[42]

ایک روایت کے مطابق امام صادق(ع)، عید غدیر، یعنی اٹھارہ ذوالحجہ، جمعہ کا دن تھا۔[43] اس روایت کے مطابق عرفات میں آپ کے وقوف کی تاریخ نو ذوالحجۃ الحرام تھی؛ لیکن اہل سنت مورخ سیوطی نے خلیفہ دوم سے نقل کیا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وقوف عرفات جمعہ کی دن تھا۔[44] الزحیلی نے بھی لکھا ہے کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ جس عرفہ کے روز نبی نے عرفات میں وقوف کیا، وہ روز جمعہ تھا۔[45]

مشعر (مزدلفہ) میں وقوف

عرفات و مشعر (مزدلفہ)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرْفَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَادْكُرُوهُ كَمَا هَذَا كُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبِيلَه لَمِنَ الصَّالِيْنَ

ترجمہ: جب عرفات سے روانہ ہو تو مشعر الحرام کے حدود میں اللہ کو یاد کرو اور اس کے ذکر میں مشغول ہو جس طرح وہ تمہیں راہ پر لایا، حالانکہ تم اس کے پہلے بھکے ہوئے میں تھے۔ (سورہ بقرہ، آیت 198)

غروب آفتاب کے وقت رسول اکرم اونٹ پر سوار ہوئے اور مزدلفہ (مشعرالحرام) کی طرف روانہ ہوئے۔[46]-[47]-[48]

اور مسلمانوں کو ہدایت کی کہ عرفات سے مشعرالحرام تک کا راستہ آہستگی سے طے کریں۔[49]-[50] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت محمدؐ نے مشعرالحرام کے مناسب مقام پر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔[51] اور تھوڑا سا آرام کیا۔ سحر کے وقت عبادت اور ذکر پروردگار میں مصروف ہوئے جو موسم حج کے لئے اللہ کے مؤکد احکام میں سے ہے۔[52]

کنکریاں پھینکنا

طلوع آفتاب کے ساتھ ہی آپ مٹی کی طرف روانہ ہوئے اور سیدھے بڑھے شیطان گئے اور اس کی طرف سات کنکریاں پھینک دیں۔[53]-[54]-[55]

قربانی

رسول اللہ اس کے بعد قربانگاہ (مسلخ) تشریف لے گئے اور اس اونٹ کی قربانی دی جو آپ مدینہ سے ساتھ لائے تھے۔[56]، تیس سے زائد اونٹ حضرت علی(ع) کو دیئے کہ اپنی طرف سے قربان کر دیں اور خود 60 سے زائد اونٹوں کی قربانی دی۔ ان دونوں نے اپنی قربانی کا تھوڑا سا گوشت خود تناول فرمایا اور باقی گوشت بطور صدقہ دیا۔[57]-[58]-[59]

اس کے بعد آپ نے عبداللہ بن حراشہ (یا حارثہ) سے اپنے سر مبارک کے بال منڈوائے۔[60]-[61] اور آپ اپنے ذاتی

فرائض انجام دینے اور اعمال حج کے بارے میں لوگوں کے سوالات کا جواب دینے کے بعد، [62] مکہ تشریف فرما ہوئے اور کعبہ کا طواف کیا اور نماز ظہر مسجد الحرام میں ادا کی، [63]-[64] اور اس کے بعد منی کی طرف پلٹ گئی اور تیسرا دن تک (ایام تشریق کے دوران) وہیں قیام کیا اور رمی جمرہ کے بعد منی سے خارج ہوئے۔ [65]-[66]

رسول اللہ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد حج تمتع۔ جو عمرہ اور حج پر مشتمل ہے۔ کے احکام مسلمانوں کے سکھا دیئے۔ جبکہ اس وقت تک مسلمان احکام حج میں صرف حج افراد اور حج قرآن سے واقف تھے اور ایام حج میں عمرہ کو ناجائز سمجھتے تھے، اسی بنا پر "بعض مسلمانوں" نے اس حکم کو "بمشکل" قبول کیا! [67]

اس سفر کی خصوصیات  
خطبہ خیف  
رسول اللہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ: نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا، ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي، فَرُبَّ حَامِلٍ فِقَهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلٍ فِقَهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

ترجمہ: خدا مدد کرے اس کی جو میری باتیں سن کر یاد رکھے اور ان لوگوں کو بھی سنائے جنہوں نے نہیں سنیں؛ کتنے ہیں وہ جو [فقہ] کے حامل ہیں لیکن خود فقیہ نہیں ہیں؛ کتنے ہیں وہ جو فقه کے حامل ہیں اور اس کو ایسے لوگوں کی طرف لے کر جاتے ہیں جو ان فقیہ تر ہیں۔ (کلینی، الکافی، ج 1 ص 403 و 403) رسول اللہ نے مکہ میں داخلے سے آئہ ذوالحجہ تک کسی گھر میں قیام نہیں کیا بلکہ مکہ کے باہر آبٹھ (بٹھاء) کے مقام پر ایک خیمے میں قیام پذیر رہے۔ [68]-[69]

اس سفر میں رسول اللہ نے یمن کے بنے ہوئے کپڑوں کا پرده بنا کر کعبہ پر لٹکایا۔ [70]-[71]-[72]-[73]

خطبہ خیف  
رسول اللہ نے فرمایا:  
عنه صلی اللہ علیہ وآلہ: ثلَاثٌ لَا يَغْلِبُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِيٍّ مُسْلِمٍ : إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيْحَةُ لِأَئْمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَاللُّزُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ

ترجمہ: تین چیزیں ہیں جو مسلمان شخص کا دل ان کی نسبت خیانت نہیں کرتا۔ 1. عمل کو اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے انجام دینا اور تمام امور میں توحید و یکتا پرستی کو مقدم رکھنا، 2. ائمہ مسلمین کی خیرخوابی کرنا، ان سے تعلق استوار رکھنا، انہیں اپنے ساتھ شریک کرنا، واقعات کی صحیح خبر رسانی کرنا، مکمل رائنمائی لینا اور رائنمائی پر درست عمل کرنا، 3. مؤمنین کے ساتھ ہم جہت اتحاد کا تحفظ کرنا، ان کی جماعت سے جدا نہ ہونا۔ کلینی، الکافی، ج 1 ص 403 و 403۔

رسول اللہ نے اہلیان مکہ اور وہاں کے مجاہرین کو ہدایت دی کہ مطاف، حجرالاسود، مقام ابراہیم (ع)، نیز نماز جماعت کی صفائی اول کو 10 ذوالقعدہ سے [ایام حج کے اخر تک] حجاج کے لئے مختص کیا کریں۔ [74]

رسول اللہ نے اپنے سابقین (مؤمنین) کی مانند حجاج کو اطعام کیا اور کھانا کھلایا۔[75]

مروری ہے کہ مٹی کے مقام پر واقع مسجد خیف میں بھی رسول اللہ میں بھی ایک مختصر سا خطبہ دیا۔[76].[77]

مسجد خیف میں رسول اللہ کے اہم نکات:[79]

خدا مدد کرے اس کی جو : میری باتیں سن کر یاد رکھیں،  
میری باتیں ان تک پہنچائیں جنہوں نے میرا کلام نہیں سنا۔  
کتنے زیادہ ہیں وہ فقیہ جو فقه کے حامل ہیں مگر اور ان لوگوں کو بھی سنائے جنہوں نے نہیں سنیں؛ کتنے ہیں وہ جو [فقہ]] کے حامل ہیں لیکن خود فقیہ نہیں ہیں؛ اور  
کتنے زیادہ ہیں وہ جو فقه اور سمجھ بوجھ لے کر ان کو سناتے ہیں اور سکھانے کی کوشش کرتے ہیں جو ان سے کہیں زیادہ بڑے فقیہ ہیں!!

تین چیزیں ایسی ہیں:

عمل کو اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے انجام دینا اور تمام امور میں توحید و یکتا پرستی کو مقدم رکھنا،  
ائمه مسلمین کی خیرخواہی کرنا، ان سے تعلق استوار رکھنا، انہیں اپنے ساتھ شریک کرنا، انہیں واقعات کی  
صحيح خبر رسانی کرنا، مکمل رائنمائی لینا اور رائنمائی پر درست عمل کرنا،  
مؤمنین کے ساتھ ہمہ جہت اتحاد کا تحفظ کرنا، ان کی جماعت سے جدا نہ ہونا۔  
رسول اللہ نے مکہ سے مدینہ پلٹتے وقت غدیر خم کے مقام پر ولایت امیرالمؤمنین(ع) کا اعلان کیا جس کے بعد اصحاب نے امیرالمؤمنین(ع) کے ہاتھ پر مسلمانوں کے ولی اور حاکم و سرپرست کے عنوان سے بیعت کی۔

حج سے واپسی  
13 ذوالحجہ سنہ 10 ہجری کو اعمال و مراسمات حج مکمل ہونے کے بعد رسول اکرم ظہر سے قبل مٹی سے مکہ واپس پلٹ گئے اور اب طح کے مقام پر خیمه لگایا[80].[81] اور مسلمانوں کو مناسک و اعمال حج بجا لانے کے بعد اپنے گھر بار اور وطن کی طرف واپسی میں عجلت کریں[82].[83].[84] اور خود بھی 14 ذوالحجہ کو فجر سے قبل مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔[85]

غدیر خم کے مقام اعلان ولایت  
رسول خدا کا سفر حج میں اٹھائیں سے تیس دن تک کا عرصہ لگا۔ آیت اکمال دین[86] ان آیات میں سے ایک ہے جو قطعی طور پر حجۃالوداع کے دوران نازل ہوئی ہیں۔[87]

اٹھارہ ذوالحجہ کو جُحْفہ کے قریب غدیر خم کے مقام پر پہنچے؛ وہاں رسول اکرم نے اللہ کے فرمان پر[88]  
امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کو اپنے جانشین کے طور پر مقرر کیا۔[89].[90]

براء بن عازب کہتے ہیں: میں حجۃ الوداع کے سفر میں رسول خدا کی خدمت میں حاضر تھا؛ جب ہم [[غدیر خم کے مقام پر پہنچے؛ آپ کے حکم پر اس علاقے کو صاف کیا گیا اور پھر علی(ع) کو اپنی دائیں جانب قرار دیا اور ان

کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے کہا: کیا میں تمہارا صاحب اختیار نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا؛ کیوں نہیں! ہمارا پورا آختیار آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور آپ نے امام علی(ع) کا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر فرمایا: میں جس کا مولا ہوں یہ علی(ع) اس کے مولا ہیں۔ خداوند! علی کے دوست کو دوست رکھ اور ان کے دشمن کو دشمن رکھ ... پس عمر بن خطاب نے امام علی(ع) سے کہا: اے علی! یہ منصب آپ کو مبارک ہو کیونکہ تم میرے اور تمام مؤمنین کے مولا ہوئے۔ [91]-[92]-[93]-[94] بحرانی نے اہل سنت کے 89 مآخذ اور اہل تشیع کے 43 مآخذ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ [95]

بعدازان قافلہ مدینہ کی جانب روانہ ہوا اور احتمالا 24 ذوالحجہ کو مدینہ پہنچا۔ [96] ذوالحجہ کے آخری ایام میں آپ مدینہ میں تھے۔ [97]

### حجیوں کی تعداد

اس سفر میں حجاجوں کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے، اس بنا پر ایک لاکھ بیس ہزار سے ایک لاکھ پچاس ہزار تک ذکر کیا گیا ہے جن میں سے اکثر پیدل اس سفر پر آئے تھے۔ [98] لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس سفر میں پچاس ہزار سے زیادہ حجاج نے شرکت نہیں کی تھی۔ [99]

### حوالہ جات

1. رجوع کریں: کلینی، ج 4، ص 245-248.
2. سورہ حج آیت 27.
3. نیز رجوع کریں: طوسی، تہذیب الاحکام، ج 5، ص 454؛ واقدی، ج 3، ص 1089؛ ابن سعد کا کہنا ہے کہ ذوالقعدہ میں پانچ دن باقی تھے: طبقات، ج 2، ص 173.
4. بخاری، ج 2، ص 147.
5. ابوداود، سنن، ج 2، ص 375.
6. بیہقی، سنن، ج 7، ص 83.
7. کلینی، الکافی، ج 4، ص 248-249.
8. مسلم بن حجاج، ج 1 ص 888.
9. کلینی، ج 4، ص 246.
10. کلینی، ج 4، ص 245.
11. مجلسی، بحار الانوار، ج 17، ص 111.
12. کلینی، ج 4، ص 339.
13. کلینی، ج 4، ص 248-249.
14. واقدی، ج 3، ص 1090.
15. فیروزآبادی، سفرالسعادة، ص 70.
16. رجوع کریں: مرجانی، ص 280-290.
17. سہمہودی، ج 3، ص 1001-1020.
18. مسلم بن حجاج، الصحيح، ج 1، ص 919.
19. کلینی، ج 4، ص 245.

- .20. واقدى، ج3، ص1097.
- .21. كلينى، ج4، ص250.
- .22. كلينى، ج4، ص 245
- .23. واثقى، حجةالوداع كما رواها اهلالبيت، ص 110-106.
- .24. كلينى، ج4، ص 245
- .25. ابنماجھ، سنن، ج 2، ص 982.
- .26. مسلمبن حجاج، ج 1، ص 887.
- .27. كلينى، ج 4، ص 249، 250.
- .28. كلينى، ج 4، ص 250.
- .29. ابو منصور حسن بن زین الدین عاملی (ابن شھید ثانی)، ج3، ص260.
- .30. رجوع کریں: سورہ بقرہ آیت 158.
- .31. مسلمبن حجاج، ج 1، ص 888.
- .32. كلينى، ج4، ص245.
- .33. كلينى، ج 4، ص 246.
- .34. رجوع کریں: مسلمبن حجاج، ج 1، ص 888.
- .35. كلينى، ج 4، ص 246.
- .36. رجوع کریں: واقدى، ج3، ص1099.
- .37. واثقى، ص133-135.
- .38. مسلمبن حجاج، ج 1، ص 889-890.
- .39. نیز رجوع کریں: كلينى، ج 4، ص 246-247.
- .40. نعمانبن محمد قاضینعمان، دعائیمالاسلام و ذکرالحلال و الحرام و القضايا و الاحکام، ج 1، ص 319.
- .41. خطبے کی اہمیت اور مضامین سے آگھی کے لئے رجوع کریں: مسلمبن حجاج، صحیح مسلم، ج 1، ص 890-889.
- .42. واثقى، حجةالوداع كما رواها اهلالبيت، ص 176-191.
- .43. رجوع کریں: ابن بابویہ، کتاب الخصال، 1362جری شمسی، ج 2، ص 394.
- .44. سیوطی درالمنثور، ج 3، ص 19.
- .45. وہبة الزھیلی، الفقه الاسلامی وادلّتہ ، ج 3، ص213.
- .46. مسلمبن حجاج، ج 1، ص 890-891.
- .47. كلينى، ج 4، ص 247.
- .48. بیهقی، السنن الکبری، ج 7، ص260.
- .49. كلينى، ج4، ص247.
- .50. طوسی، ج5، ص187.
- .51. طوسی، ج5، ص188.
- .52. واثقى، ص 211-216.

- .53 مسلم بن حجاج، ج 1، ص 891-892.
- .54 قاضى نعمان، ج 1، ص 322-323.
- .55 نورى، ج 10، ص 67.
- .56 كلينى، ج 4، ص 248.
- .57 مسلم بن حجاج، ج 1، ص 892.
- .58 كلينى، ج 4، ص 247.
- .59 طوسى، ج 5، ص 227.
- .60 كلينى، ج 4، ص 250.
- .61 طوسى، ج 5، ص 458.
- .62 رجوع كرير: قاضى نعمان، ج 1، ص 330.
- .63 مسلم بن حجاج، ج 1، ص 892.
- .64 كلينى، ج 4، ص 248.
- .65 كلينى، ج 4، ص 248.
- .66 مسلم بن حجاج، ج 1، ص 888-889.
- .67 كلينى، ج 4، ص 246.
- .68 واقدى، ج 3، ص 1099.
- .69 كلينى، ج 4، ص 246.
- .70 واقدى، ج 3، ص 1100.
- .71 ازرقى، ج 1، ص 253.
- .72 مسعودى، ص 276.
- .73 فاسى، شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، ج 1، ص 230.
- .74 متقي، ج 3، جزء 5، ص 22.
- .75 ابن فهد، اتحاف الورى باخبار ام القرى، ج 1، ص 567.
- .76 كلينى، ج 1، ص 403-404.
- .77 ابن ماجه، ج 1، ص 84-85.
- .78 يعقوبى، ج 2، ص 102.
- .79 كلينى، الكافى ج 1 ص 403-404.
- .80 واقدى، ج 3، ص 1099-1100.
- .81 كلينى، ج 1، ص 403-404.
- .82 دارقطنى، ج 1، جزء 2، ص 300.
- .83 حاكم نيسابورى، ج 1، ص 477.
- .84 متقي بنديو كنزالعمال، ج 3، جزء 5، ص 11.
- .85 ابن ابي شيبة، ج 4، ص 496.
- .86 رجوع كرير سوره مائده آيت 3 (آيت اكمال دين و اتمام نعمت).

87. عياشي؛ بحراني؛ طباطبائي، ذيل آيه
88. رجوع كريين: سوره مائده آيت 67 (آيت تبليغ)-
89. رجوع كريين: ابن مغازلى، ص 16-18.
90. اميني، ج 1، ص 508-541.
91. ابن كثير، البداية والنهاية، ج 5، ص 346 و ج 7، ص 308.
92. ذخائر العقبي، محب الدين طبرى ط قابره، 1356، ص 67.
93. ابن صباغ، فصول المهمة، ج 2 ص 23.
94. نسائي، خصائص، ط نجف، سال 1369 ہجري ص 31.
95. بحراني، كتاب غاية المرام، ص 79.
96. واثقى، ص 335.
97. رجوع كريين: ابن بشام، السيره، ج 4، ص 253.
98. ابن بابويه، 1414، ج 2، ص 295، طوسى، ج 5، ص 11، سبط ابن جوزى، ص 37، پانويس 1، کردى، ج 1، جزء 2، اميني، ج 1، ص 32.
99. واثقى، ص 337-342.

#### مأخذ

- قرآن كريم. ترجمة: سيد على نقى نقوى (لكھنوي)
- ابن ابي شيبة، المصنف في الاحاديث و الآثار، بیروت 1414 ہجري.
- ابن بابويه، كتاب الخصال، چاپ على اکبر غفاری، قم 1362 ہجري شمسی.
- بمو، كتاب من لا يحضره الفقيه، چاپ على اکبر غفاری، قم 1414 ہجري.
- ابن سعد، الطبقات الكبرى (بیروت).
- ابو منصور حسن بن زین الدين عاملی (ابن شهید ثان)، منتقى الجمان في الاحاديث الصحاح و الحسان، چاپ على اکبر غفاری، قم 1362-1365 ہجري.
- ابن فهد، اتحاف الورى بأخبار القرى، چاپ فهيم محمد شلتوت، مکه 1983-1984 عيسوى.
- ابن ماجه، سنن ابن ماجه، استانبول 1401 ہجري/1981 عيسوى.
- ابن مغازلى، مناقب الامام على بن ابى طالب عليه السلام، چاپ محمد باقر بهبودی، بیروت 1403 ہجري/1983 عيسوى.
- ابن بشام، السیرة النبویة، چاپ مصطفی سقا، ابراهیم ابیاری، و عبدالحفیظ شلبی، قاپه 1355 ہجري/1936 عيسوى.
- سلیمان بن اشعث ابو داود، سنن ابی داود، استانبول 1401 ہجري/1981 عيسوى.
- محمد بن عبد الله ازرقى، اخبار مکة و ماجاء فييامن الآثار، چاپ رشدى صالح ملحس، بیروت 1403 ہجري/1983.
- چاپ افست قم 1369 ہجري شمسی.
- عبدالحسين اميني، الغدير في الكتاب و السنة والادب، قم 1416-1422 ہجري/1995-2002 عيسوى.
- باشم بن سليمان بحراني، البريان في تفسير القرآن، چاپ محمود بن جعفر موسوى زرندي، تهران 1334 ش، چاپ افست قم، بى تا.

- محمدبن اسماعيلبخاري، صحيح البخاري، [چاپ محمد ذہنی افندی، استانبول 1401 ہجری/ 1981 عیسوی۔
- احمدبن حسین بیهقی، السنن الکبری، بیروت 1424 ہجری/ 2003 عیسوی۔
- محمدبن عبداللہ حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، و بذیله التلخیص للحافظ الذہبی، بیروت: دارالمعرفة، بیتا۔
- علی بن عمر دارقطنی، سنن الدارقطنی، چاپ عبداللہ ہاشم یمانی مدنی، مدینہ 1386 ہجری/ 1966 عیسوی۔
- سبط ابن حوزی، تذکرة الخواص، بیروت 1401 ہجری/ 1981 عیسوی۔
- علی بن عبد اللہ سمهودی، وفاء الوفا بأخبار دارالمصطفی، چاپ محمد محبی الدین عبدالحمید، بیروت 1404 ہجری/ 1984 عیسوی۔
- سیوطی، تفسیر درالمنثور۔
- طباطبائی، تفسیر المیزان۔
- محمدبن حسن طوسی، تہذیب الاحکام، چاپ حسن موسوی خرسان، بیروت 1401 ہجری/ 1981 عیسوی۔
- محمدبن مسعود عیاشی، التفسیر، قم 1421 ہجری۔
- محمدبن احمد فاسی، شفاء الغرام بأخبار البلدالحرام، چاپ ایمن فؤاد سید و مصطفی محمد ذہبی، مکہ 1999 عیسوی۔
- محمد بن یعقوب فیروزآبادی، سفرالسعادة، بیروت 1398 ہجری/ 1978 عیسوی۔
- نعمان بن محمد قاضی نعمان، دعائیم الاسلام و ذکرالحلال و الحرام و القضایا و الاحکام، چاپ آصف بن علی اصغر فیضی، قاہرہ، 1963-1965 عیسوی چاپ افست، قم، بیتا۔
- محمدطہر کردی، التاریخ القویم لمکة و بیت اللہ الکریم، بیروت 1420 ہجری/ 2000 عیسوی۔
- کلینی، الکافی۔
- علی بن حسام الدین متقدی، کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، چاپ محمود عمر دمیاطی، بیروت 1419 ہجری/ 1998 عیسوی۔
- محمدباقرین محمددقی مجلسی، مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول، ج 17، چاپ محسن حسینی امینی، تهران 1365 ہجری۔
- عبداللہ بن عبدالملک مرجانی، بہجۃ النفوس و الاسرار فی تاریخ دارالہجرة المختار، چاپ محمد شوکی مکی، ریاض 1425 ہجری۔
- مسعودی، تنبیہ۔
- مسلمبن حجاج، صحيح مسلم، چاپ محمدفؤاد عبدالباقي، استانبول 1401 ہجری/ 1981 عیسوی۔
- حسینبن محمددقی نوری، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، قم 1407-1408 ہجری۔
- حسین واثقی، حجۃالوداع کما روایا اہلالبیت، قم 1425 ہجری۔
- محمدبن عمر واقدی، کتابالمغازی، چاپ مارسدن جونز، لندن 1966 عیسوی۔
- یعقوبی، تاریخ۔
- ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، محب الدین احمد بن عبد الله الطبری (المتوفی: 694ھ)
- وہبۃ الرزحیلی، الفقہ الاسلامی وأدله۔
- البداية والنهاية، ابن کثیر إسماعیل بن عمر الدمشقی المتوفی سنة 774ھ۔

- أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي، السنن: الخصائص.
- ابن صباغ مالكي ، شيخ نورالدين على بن محمد، فصول المهمة. ط نجف، سال 1369 ہجري.
- بحرانی، سید ہاشم بن سلیمان، غایہ المرام و حجہ الخصام فی تعیین الامام من طریق الخاص و العام.